قرآنیات

البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورة البقرة

(۱۸)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ

(قرآن کی دشمنی میں اب یہ جبریل کے بھی دشمن ہو گئے ہیں)۔ اِن سے کہہ دو: جو لوگ جبریل کے دشمن ہیں، (وہ درحقیقت اللہ کے دشمن ہیں[۲۳۳])، اس لیے کہ اُس نے تو (اے پیغمبر)، اِسے اللہ کے اذن ہی سے تمھارے قلب پر نازل کیا ہے[۲۳۴]، اُن پیشین گوئیوں کی تصدیق میں جو اِس سے پہلے موجود ہیں، اور اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور بشارت کے طور پر جو ایمان والے

۲۳۳۔ یہ الفاظ اُس اسلوب کا تقاضا ہیں، جو اِس آیت میں جوابِ شرط کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔

۲۳۴۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود اس معاملے میں حماقت کی اس حد تک پہنچ گئے تھے کہ قرآن کی دشمنی میں انھوں نے جبریل علیہ السلام کو بھی محض اس لیے اپنا دشمن قرار دے دیا کہ انھوں نے یہ وحی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں اتاری ہے، ان کے کسی آدمی پر کیوں نہیں اتاری۔

وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

ہیں[۲۳۵]۔ (اِنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جو اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل[۲۳۶] کے دشمن ہیں، تو اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے[۲۳۷]۔ ۹۷-۹۸

اور (اِس قرآن کی صورت میں، اے پیغمبر) ہم نے تم پر نہایت واضح دلیلیں اتاری ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ اُنھیں صرف اِس طرح کے نافرمان ہی نہیں مانتے۔ کیا یہی ہوتا رہے گا کہ یہ جب کوئی عہد باندھیں گے، اِن میں سے ایک گروہ اُسے اٹھا کر پھینک دے گا؟ بلکہ اِن میں سے

۲۳۵۔ قرآن کے بارے میں اس تفصیل سے مقصود یہود پر یہ واضح کرنا ہے کہ ان کی مخالفت صرف قرآن ہی کی مخالفت نہیں ہے، بلکہ ان کی اپنی کتاب کی مخالفت ہے جس کی پیشین گوئیوں کے مطابق یہ نازل ہوا ہے اور محض ایک کتاب کی مخالفت نہیں ہے، بلکہ اس ہدایت اور بشارت کی مخالفت ہے جو اُن کے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس آئی ہے۔

۲۳۶۔ عام فرشتوں کا ذکر کرنے کے بعد یہ جبرئیل اور میکائیل کا ذکر اسی طرح ہوا ہے، جس طرح عام کے بعد خاص کا ذکر ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں میں یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ہاں خصوصی حیثیت کے حامل ہیں۔

۲۳۷۔ اس سے واضح ہوا کہ جبریل کی مخالفت تنہا جبریل کی مخالفت نہیں ہے، بلکہ خود اللہ تعالیٰ اُس کے تمام فرشتوں اور تمام رسولوں کی مخالفت ہے۔ پھر یہ بھی واضح ہوا کہ اللہ، اس کے فرشتوں اور اس کے پیغمبروں کی مخالفت ایک بدترین کفر ہے اور اس مخالفت کا یہ نتیجہ بھی سامنے آ گیا کہ اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے کہ یہ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کہ جو لوگ اللہ کو اپنا دشمن بنا لیں، ان سے زیادہ بدبخت کون ہو سکتا ہے۔ قرآن کے ایجازِ بیان نے ان سب باتوں کو اس طرح سمیٹ دیا ہے کہ بات وہاں پہنچ بھی گئی ہے، جہاں اسے پہنچنا چاہیے تھا اور مخاطبین کے لیے اس سے انکار کی کوئی گنجایش بھی پیدا نہیں ہونے پائی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اکثر تو حق یہ ہے کہ ایمان ہی نہیں رکھتے[۲۳۸]۔ ۹۹-۱۰۰

۲۳۸۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب اور آخری پیغمبر کے بارے میں جو عہد یہود سے لیا تھا، اس سے ان کے گریز و فرار کا ذکر کرنے کے بعد یہ بانداز ِتعجب و اظہارِ حسرت فرمایا ہے کہ کیا ان کی یہی روش ہمیشہ باقی رہے گی۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com